www.emarsiya.com

زینب بلائیں لے کے ہوئی بھائی پہ فدا
دی تہنیت ہلال کی اور ہنس کے یہ کہا
قائم رہے جہان میں اقبال آپ کا
حسرت ہمارے دل کی بھی بر لائے کبریا

خالق کرے کہ ایسا مبارک یہ ماہ ہو
جو اس مہینے میں میرے اکبر کا بیاہ ہو

بے وجہ ہم پہ ہوگی جفا اس مہینے میں
اکبر پدر سے ہوں گے جدا اس مہینے میں
آئے گی بیکسوں پہ بلا اس مہینے میں
ہم ہوں گے عاصیوں پہ فدا اس مہینے میں

ہوں شاد کس طرح کہ عجب غم کا چاند ہے
زینب یہ چاند ماہِ محرم کا چاند ہے

یہ ماہ فاطمہ کو لحد میں رولائے گا
اس ماہ میں مزارِ نبی تھرتھرائے گا
یہ ماہ شمعِ قبرِ علی کو بجھائے گا
یہ ماہ تو ہمیں ستم تو دکھائے گا

حیدر کا گھر لٹے گا پہروں سے شام تک
جاؤ گی سر کھلے ہوئے تم شہرِ شام تک

مَرثیَہ

کسی بیمار نے خط اپنے مسیحا کو لکھا
حال بیماریوں کا بیٹی نے بابا کو لکھا
جو بھی ارمان تھا دل میں شہِ والا کو لکھا
اور سلام اپنا پھوپی نانیؑ زہرا کو لکھا

دل میں خوش تھی کہ مرا خط جو پہونچ جائیگا
ہے یقیں اب کوئی لینے کیلئے آئیگا

www.emarsiya.com

خط میں القاب یہ بیکس نے کیا تھا مرقوم
چاہنے والے پدر میرے امامِ مظلوم
رات دن روتی پڑی رہتی ہوں میں یاں مغموم
آپ تو بھول گئے خیر یہ میرا مقسوم

نہ گلہ تم سے ہے نہ کوئی شکایت بابا
ہاں مبارک ہو سکینہؑ سے محبت بابا

خیر تم کو نہ سہی مجھ کو ہے تم سے الفت
کسی صورت مجھے دکھلاؤ تم اپنی صورت
جانتی ہوں کہ سکینہ پہ بہت ہے شفقت
اچھا اے بابا بہن کی میں کروں گی خدمت

مجھ کو بلوا کے وہاں میرا بھی دل شاد کرو
لو کنیزی میں سکینہؑ کی مجھے یاد کرو

گر نہیں مجھ کو بلاتے ہو تو آؤ بابا
شوق سے اپنی سکینہؑ کو بھی لاؤ بابا
اُس کو سینے پہ سلاتے ہو سلاؤ بابا
ہم کو رلواتے ہو تو خیر رلاؤ بابا

رنج سہتی ہوئی دنیا سے گذر جاؤں گی
آپ آئیں نہیں ایک دم میں مر جاؤں گی

آرزو ہے کہ کسی طور یہاں آپ آئیں
آپ کی جان سے دور آہ جو ہم مر جائیں
اپنے ہاتھوں سے کفن آپ مجھے پہنائیں
اور تکلیف لحد تک بھی ذرا فرمائیں

بس زیادہ نہ سواری یہاں ٹھہرائے گا
دفن کرتے ہی مجھے آپ چلے جائے گا

www.emarsiya.com

ماں کو مرقوم تھا اے مادرِ فرخندہ سیر
سخت بابا کی طرح کرلیا تم نے بھی جگر
آس بچنے کی نہیں لیجئے اب جلد خبر
ورنہ بیمار کا اب ہوتا ہے دنیا سے سفر
نہیں اُمید کہ بچ جائے یہ مضطر اماں
دو دعا اب بخشش دو بیمار کو آکر اماں

تھا رقم حضرت زینب کو پھوپی نیک خصال
تم کو بھیا علی اکبر سے محبت ہے کمال
ہائے ہر دم مجھے رہ رہ کر اب آتا ہے خیال
کہ میرے بھائی پہ ہے بھاری یہ اٹھارواں سال
ہاں تصدق کے لئے دیر نہ فرمائیے گا
صدقہ ہونے کے لئے بھائی پہ بلوائیے گا

تھا علمدار کو تحریر کہ عباسؑ چچا
دور اُفتادہ بھتیجی سے ہوئے تم بھی خفا
سنتے ہیں آپ کی ہر بات کو میرے بابا
مجھ کو بلوایئے یا لایئے اُن کو میں فدا
چوموں گی ان کے قدم تم کو دعائیں دوں گی
ان کی بھی اور تمہاری بھی بلائیں لوں گی

لکھا اکبر کو کہ اے باپ کے پیارے اکبر
اور پھوپی جان کے بھی راج دلارے اکبر
میرے بابا کی ضعیفی کے سہارے اکبر
ہے یہ بیمار بہن گور کنارے اکبر
وعدہ لے جانے کا تھا دیکھئے کب آتے ہیں
آپ تو آتے نہیں خلق سے ہم جاتے ہیں

www.emarsiya.com

تھا خطاب اصغر ناداں سے کہ اے رشکِ قمر
گھٹنیوں بھی نہ چلے ہو گیا در پیش سفر
مجھ کو ہر دم ترا رہتا ہے خیال آٹھ پہر
سوتے ہو جھولے میں یا جاگتے ہو اے اصغر

نیند آرام سے اور چین سے آتی ہوگی
جب سکینہ ترے جھولے کو جھلاتی ہوگی

یاد آتے ہیں تمہارے وہ جھنڈولے مجھے بال
صدوی سال سلامت رہو اے مہرِ جمال
تم کو بیمار بہن کا نہیں معلوم احوال
موت نزدیک ہے اور ضعف و نقاہت ہے کمال

میں جو مر جاؤں کہیں بھول نہ جانا اصغر
گھٹنیوں چلتے ہوئے قبر پہ آنا اصغر

یہ نہ تھا علم اسے کٹ گیا سرور کا گلا
قاسم و اکبر و عباس ہوئے شہ پہ فدا
تیر کھا کر علی اصغر بھی گئے سوئے بقا
باقی اک بھائی تھا سجاد سو وہ قید ہوا

ماں پھوپی بہنیں تھیں خیمے بھی تاراج ہوئے
ایک چادر کو حرم شاہ کے محتاج ہوئے

مرثیہ

اے مومنو حسین سے مقتل قریب ہے
آخر ہے عمر منزلِ اول قریب ہے
شہرِ مدینہ دور ہے جنگل قریب ہے
زہرا کا چاند چھپتا ہے بادل قریب ہے

لینے کے واسطے ملک الموت آتے ہیں
مقتل کو اپنے پاؤں سے شبیر جاتے ہیں